

وَمَا مِنْ دَآبَةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا  
 وَيَعْلَمُ مُسْتَقْرَرَهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا طَعْنٌ فِي كِتْبٍ مُّبِينٍ ⑤

وَهُوَ أَلَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سَيَّةٍ أَيَّامٍ وَكَانَ  
 عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُو كُمْ أَيْكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً طَوَّلَنِ قُلْتَ  
 إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 إِنْ هَذَا إِلَّا سُحْرٌ مُّبِينٌ ⑥ وَلَئِنْ أَخْرُنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى  
 أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْسُدُهُ طَالَّا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ  
 مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهِزُؤُنَّ ⑦  
 وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَوْسُ  
 كَفُورٌ ⑧ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءً بَعْدَ ضَرَّاءً مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ  
 ذَهَبَ السَّيِّاتُ عَنِّي طَإَّنَهُ لَفَرَحٌ فَخُورٌ ⑨ إِلَّا الَّذِينَ  
 صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصِّلْحَتِ طَأُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ  
 كَبِيرٌ ⑩ فَلَعْلَكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحَى إِلَيْكَ وَضَآيقٌ بِهِ  
 صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزَلَ عَلَيْهِ كَثْرًا وَجَاءَ مَعَهُ  
 مَلَكٌ طَإِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ طَوَالَهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ⑪

### بَارِهَاوَانْ پَارَه۔ وَمَا مِنْ دَآبَةٍ (اُرکوئی جاندار نہیں)

- (۶) پوری زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔ وہ ہر ایک کی زیادہ دن رہنے کی جگہ کو اور تھوڑے دن رہنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے اور کہاں سونپا جاتا ہے۔ سب کچھ ایک صاف کتاب میں (درج) ہے۔
- (۷) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ (اس سے پہلے) اس کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ دیکھ کر تم میں سے بہتر سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے۔ اب اگر (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہتے ہیں کہ ”تم مرنے کے بعد یقیناً دوبارہ اٹھائے جاؤ گے“، تو کافر بول اٹھیں گے کہ ”یہ تو صرف کھلی جادوگری ہے۔“
- (۸) اگر ہم ایک خاص مدت تک ان سے سزا ٹالتے رہیں تو وہ ضرور کہنے لگیں گے ”اسے کس نے روک رکھا ہے؟“، خبردار! جس دن وہ (سزا) آگئی تو پھر ان سے مل نہ سکے گی۔ وہی چیز نہیں آگھیرے گی جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں۔

### رکوع (۲) دُنیاوی زندگی پر فریفته لوگوں کا بُرا انجام

- (۹) اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھا کر پھر اسے اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ یقیناً مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔
- (۱۰) اگر اس مصیبت کے بعد جو اس پر آئی ہو، ہم اسے کسی خوش حالی کا مزا چکھاتے ہیں تو کہنے لگتا ہے، ”برا بیاں مجھ سے رخصت ہو گئیں۔“ وہ یقیناً اترار ہا ہوتا ہے، شیخ بکھارتا ہے۔
- (۱۱) سوائے اُن لوگوں کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور بڑا اثواب بھی۔

- (۱۲) شاید تم ان میں بعض چیزوں کو جھوڑ دو جو وحی کے ذریعہ تم پر بھیجی جاتی ہیں۔ اور تمہارا دل ان کے یہ کہنے پر تنگ ہو کہ ”اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا؟“ یا یہ کہ ”اس کے ہمراہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟“، تم تو محض خبردار کرنے والے ہو۔ ہر چیز پر پورا اختیار رکھنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأَتُوا بِعَشْرِ سَوَّيْ مِثْلِهِ مُفْتَرَيْتِ  
 وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَدِيقِينَ ⑬  
 فِإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزَلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ⑭ مَنْ كَانَ يُرِيدُ  
 الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِيَّتَهَا نُوْفِ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا  
 لَا يُبْخَسُونَ ⑮ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْأُخْرَةِ إِلَّا التَّارِظُ  
 وَحِيطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبُطِلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ⑯ أَفَمَنْ  
 كَانَ عَلَى بَيِّنَاتٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوُهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمَنْ قَبْلَهُ  
 كِتَبُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً ۝ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرُ  
 بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۝ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ  
 إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلِكُنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ⑰ وَمَنْ  
 أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أُولَئِكَ يُعَرَضُونَ عَلَى  
 رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا بُوَا عَلَى رَبِّهِمْ  
 أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّلَمِيْنَ ⑱ الَّذِينَ يَصْدِقُونَ عَنْ  
 سَيِّئِ الْأَعْمَالِ وَيَبْغُونَهَا عِوَاجًا وَهُمْ بِالْأُخْرَةِ هُمْ كُفَّرُونَ ⑲

(۱۳) کیا یہ کہتے ہیں کہ ”اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟“ ان سے کہو ”اچھا تو پھر تم بھی اس جیسی گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو (اپنی مدد کے لیے) بلا سکتے ہو بلا لوگ تم واقعی سچ ہو!“

(۱۴) اب اگر وہ تمہاری بات مان کر جواب نہ دیں تو پھر جان لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے علم سے نازل ہوا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پھر کیا تم تسلیم کرو گے؟

(۱۵) جو لوگ اسی دُنیاوی زندگی اور اس کی رونق کے طالب ہوں گے، ہم ان کی کارگزاری کا سارا پھل یہیں دے دیں گے۔ اور ان کے ساتھ اس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

(۱۶) مگر یہی لوگ ہیں کہ آخرت میں ان کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں۔ جو کچھ انہوں نے اس (دنیا) میں بنایا تھا وہ سب بے کار ہو جائے گا۔ اور وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں سب بے اثر ہو جائے گا۔

(۱۷) پھر بھلا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی صاف دلیل پر قائم ہو، اور اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی اس کے بعد آجائے اور اس سے پہلے (حضرت) موسیٰ کی کتاب بھی رہنماء اور رحمت کے طور پر آئی ہوئی موجود ہو (انکار کرنے والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟) ایسے لوگ تو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور (انسانی) گروہوں میں سے جو شخص اس کا انکار کرے گا تو اس کے لیے وعدہ کی جگہ دوزخ ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں تم کسی شک میں نہ پڑنا! بلاشبہ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے، مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۸) ایسے شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑے؟ ایسے لوگ اپنے پروردگار کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ یوں کہیں گے：“یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ گھڑا تھا۔“ سنو! ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(۱۹) جو اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

وَقَعْدَةٌ

٢٤

أُولَئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ نَهْمُ  
 مِنْ دُوْنِ اللَّهِ مِنْ أُولَيَاءِ رِبْعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوا  
 يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُصْرُونَ ۚ أُولَئِكَ الَّذِينَ  
 خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۚ لَا جَرَمَ  
 أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
 الصِّلَحَاتِ وَأَجْبَتُوا إِلَى رَبِّهِمْ لَا أُولَئِكَ أَصْحَبُ الْجَنَّةِ هُمْ  
 فِيهَا خَلِدُونَ ۚ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَى وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرُ  
 وَالسَّمِيعُ هَلْ يَسْتَوِيْنِ مَثَلًا طَافَلَا تَذَكَّرُونَ ۚ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا  
 نُوْحًا إِلَى قَوْمِهِ زَانِي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۖ لَمَّا آتُنَّ لَهُنَّا  
 إِلَّا اللَّهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۚ فَقَالَ الْمَلَائِكَ  
 الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا تَرَكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا  
 تَرَكَ أَتَتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا ذُلْنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا  
 تَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظَنَّكُمْ كَذِيلِينَ ۖ قَالَ يَقُولُ  
 أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ سَبِّيْ وَأَتَشْنَى رَحْمَةً مِنْ  
 عِنْدِكُمْ فَعِيْدَتْ عَلَيْكُمْ أَنْلِزِ مَكْمُوْهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كُرْهُونَ ۚ

(۲۰) وہ لوگ زمین پر (اللہ تعالیٰ کو) بے بس نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کوئی ان کا حامی ہوگا۔ ان کے لیے عذاب کئی گناہ کر دیا جائے گا۔ یہ لوگ نہ سن سکتے تھے اور نہ ہی دیکھ سکتے تھے۔

(۲۱) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خود گھاٹے میں ڈالا۔ جو کچھ وہ گھٹرا کرتے تھے، وہ سب ان سے کھو گیا۔

(۲۲) لازمی بات ہے کہ آخرت میں یہی لوگ سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والے ہوں گے۔

(۲۳) بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے، جنہوں نے نیک عمل کیے اور اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی کرتے رہے، یہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۴) ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرا اور (دوسرा) دیکھنے اور سننے والا ہو۔ کیا دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟ کیا تم (اس مثال سے) کوئی سبق نہیں لیتے؟

### رکوع (۳) نوحؑ کی قوم کی جحث بازیاں

(۲۵) ہم نے (حضرت) نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ (اس نے اُن سے کہا) ”یقیناً میں تمہیں صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔

(۲۶) کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، (ورنہ) مجھے تم پر ایک دردناک دن والے عذاب کا اندر یشہ ہے۔“

(۲۷) اُس کی قوم کے کافر سرداروں نے جواب دیا ”ہم تو تمہیں بس اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں۔ ہم واضح طور پر دیکھ رہے ہیں کہ ہم میں سے صرف نچلے طبقہ کے لوگوں نے تمہاری پیروی اختیار کر لی ہے۔ اور ہم تم لوگوں میں اپنے اوپر کوئی فضیلت بھی نہیں پاتے۔ بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔“

(۲۸) (حضرت نوحؑ نے) کہا: ”اے میری قوم! تمہارا کیا خیال ہے اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت سے نوازا ہے، مگر وہ تمہیں نظر نہیں آتی تو کیا ہم اسے زبردستی تمہارے لگے مڑھ دیں جب کہ تم اس سے نفرت کیے چلے جارہے ہو؟“

وَيَقُولُ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَا لَا طَرَدَ اللَّهُ عَنِ الْأَجْرِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَمَا آتَانَا  
 بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا طَرَدْنَاهُمْ مُّلْقِوًا رَبِّهِمْ وَلِكُنَّهُمْ قَوْمًا  
 تَجْهَلُونَ ۝ وَيَقُولُ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنَّ طَرَدَهُمْ أَفْلَأَ  
 تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَرَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ  
 الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزَدَّرُونِي أَعْيُنُكُمْ  
 لَئِنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا طَالَهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ صَلِّ إِنِّي إِذَا  
 لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ قَاتَلُوا يُنْوِحُ قَدْ جَدَ لَنَا فَأَكْثَرُتَ جِدَانَا  
 فَأَتَنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا  
 يَا أَتِيكُمْ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ  
 نُصْحِيَّ إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ  
 يُعَوِّيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ قَفْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَنَهُ  
 قُلْ إِنْ افْتَرَنِيَّةَ فَعَلَّى إِجْرَاهِيْ وَإِنَّابَرِيْهِ مِنْهَا تُجْرِمُونَ ۝  
 وَأُوْحَى إِلِيْ نُوْحَجَ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ أَمَنَ  
 فَلَا تَبْتَدِعْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ وَاصْنَعْ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا  
 وَوَحْيَنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّغَرَّقُونَ ۝

(۲۹) اے قوم! میں اس کے لیے تم سے کوئی مال نہیں مانگتا، میرا معاوضہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور میں تو ایمان والوں کو نہیں نکال سکتا۔ بلاشبہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو۔ (۳۰) اے قوم! اگر میں انہیں دھنکار دوں تو مجھے اللہ تعالیٰ سے کون بچائے گا؟ کیا تم سمجھتے نہیں؟ (۳۱) میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ نہ یہ کہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں۔ نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جو لوگ تمہاری نظروں میں حقیر دکھائی دیتے رہے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ ان کے دلوں کا حال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (اگر میں یہ باتیں کہوں تب تو) میں ظالم ہوں گا۔“

(۳۲) وہ کہنے لگے: ”اے نوح! تم نے ہم سے بحث کی اور بہت بحث کر لی۔ اگر تم واقعی سچے ہو تو پھر لے آؤ وہ چیز جس سے تم ہمیں دھمکاتے رہے ہو!“ (۳۳) انہوں نے فرمایا: ”وہ تو تم پر اللہ تعالیٰ ہی لائے گا، اگر وہ چاہے گا اور تم اسے روک نہ سکو گے!“ (۳۴) اگر میں تمہاری خیرخواہی کرنا بھی چاہوں تو میری خیرخواہی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھٹکا دینے کا ارادہ کر لیا ہو۔ وہی تمہارا پروردگار ہے، اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے!“ (۳۵) (اے محمد! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے؟ (ان سے) کہو: ”اگر میں نے اسے گھڑا ہے تو میرے جرموں (کی ذمہ داری) مجھ پر ہے۔ مگر جو جرم کر رہے ہو میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں۔“

### رکوع (۲) نوحؑ کے طوفان کا مختصر بیان

(۳۶) اور (حضرت) نوحؑ پر وحی کردی گئی کہ ”تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، ان کے علاوہ اور کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا۔ اس لیے ان کے کرتوقلوں پر غم مت کرو۔

(۳۷) ہماری نگرانی میں، ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنالو اور مجھ سے ظالموں کے بارے میں کوئی بات نہ کرنا، یقیناً یہ (سب) ڈوبنے والے ہیں۔

وَيَصْنَعُ الْفُلَكَ قَفْ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأَ مِنْ قَوْمِهِ سَخْرُوا مِنْهُ<sup>٣٦</sup>  
 قَالَ إِنِّي تَسْخِرُوا مِنِّي فَإِنَّا نَسْخِرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخِرُونَ <sup>٣٧</sup>فَسَوْفَ  
 تَعْلَمُونَ لَا مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُبَخِّرُهُ وَيَحْلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ  
 مُّقِيمٌ <sup>٣٨</sup>حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّسْوُرُ لِقُلُّنَا أَحْمَلُ فِيهَا  
 مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ  
 وَمَنْ أَمْنَ طَوْمَاً مَمْنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ <sup>٣٩</sup>وَقَالَ أَرْكِبُوا فِيهَا  
 بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِهَا وَمُرْسِهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ <sup>٤٠</sup>وَهِيَ  
 تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجَ كَالْجِبَالِ قَفْ وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ  
 فِي مَعْزِلٍ يُبَنِّيَ أَرْكَبَ مَعْنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكُفَّارِينَ <sup>٤١</sup>قَالَ  
 سَأُوَيْ إِلَى جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ  
 مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ  
 الْمُغْرَقِينَ <sup>٤٢</sup>وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَسْمَاءُ أَقْلِعِي وَ  
 غِيْضَ الْمَاءِ وَقُضِيَ إِلَّا مُرْوَأْ سَوْتُ عَلَى الْجُودِي <sup>٤٣</sup>وَقِيلَ  
 بَعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّلِمِينَ <sup>٤٤</sup>وَنَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّي إِنَّ  
 أَبْنَيْ مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَكَمِينَ <sup>٤٥</sup>

(۳۸) وہ کشتی بنار ہے تھے، ان کی قوم کے سردار جب بھی ان کے پاس سے گزرتے تو ان کا مذاق اڑاتے۔ انہوں نے کہا: ”اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی واقعی تمہاری نادانی پر حیران ہو رہے ہیں جس طرح تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو!

(۳۹) جلدی ہی تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ وہ عذاب کس پر آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا، اور کون ہے جس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے؟“

(۴۰) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپنہ چاہی اور وہ تنور اُبل پڑا تو ہم نے کہا: ”اس میں ہر قسم (کے جانوروں) کا ایک ایک جوڑا چڑھالو۔ اپنے گھروالوں کو بھی۔ سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں پہلے کہا جا چکا ہے۔ اور جو بھی ایمان لا چکے ہیں (انہیں بھی ساتھ بٹھالو!)۔“ ان کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔

(۴۱) (حضرت نوحؐ نے) کہا: ”اس میں سوار ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ کا نام لیتے رہو اس کے چلنے پر بھی اور اس کے ٹھہر نے پر بھی۔ بلاشبہ میرا پروردگار بڑی بخشش والا، بڑے رحم والا ہے۔

(۴۲) وہ (کشتی) ان کو لے کر پہاڑ جیسی موجودوں میں چلنے لگی۔ (حضرت) نوحؐ نے اپنے بیٹے سے، جو دور فاصلے پر تھا، پکار کر کہا: ”پیارے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ نہ رہا!“

(۴۳) اس نے جواب دیا: ”میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا، جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔“ (حضرت) نوحؐ نے کہا: ”آج کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے فیصلے کی زد سے بچانے والی نہیں، سوائے اس کے کہ جس پر وہی رحم کرے۔“ دونوں کے درمیان ایک مونج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں ہو گیا۔

(۴۴) اور حکم ہوا: ”اے زمین! اپنا سارا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا!“ چنانچہ پانی سمٹ گیا اور فیصلہ چکا دیا گیا۔ وہ (کشتی) جو دی پر آٹھھری۔ اور کہہ دیا گیا: ”دور ہوں ظالم لوگ!“

(۴۵) (حضرت) نوحؐ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا: ”اے میرے پروردگار! میرا بیٹا حقیقت میں میرے خاندان میں سے ہے۔ اور تیر او عده قطعی ہے اور تو سب حاکموں سے بہتر حاکم ہے۔“

قَالَ يَنْوُحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۚ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا  
 تَسْأَلْنِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعْظُمُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ  
 الْجَهَلِينَ ۝ قَالَ رَبِّي إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ  
 لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَعْفَرْلِي وَتَرْحَمْنِي ۖ أَكُنْ مِنَ الْخَسِيرِينَ ۝  
 قِيلَ يَنْوُحُ أَهْبِطُ إِسْلَمٍ مِنْتَا وَبَرَكْتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمِّي  
 مِمَّنْ مَعَكَ ۖ وَأُمَّمٌ سَنْتَمْتَعُهُمْ ثُمَّ يَمْسِهُمْ مِنْتَاعَذَابٍ  
 أَلِيمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيَهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنْتَ  
 تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِ هَذَا طَفَاقٌ صِرْطٌ إِنَّ الْعَاقِبَةَ  
 لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودٌ ۝ قَالَ يَقُولُ مَا عُبْدُ وَاللهُ  
 مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۝ يَقُولُ مَلَائِكَةٌ  
 أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۖ  
 أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيَقُولُ مَا سَتَعْفِرُوا رَبِّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوا إِلَيْهِ  
 يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدُكُمْ قُوَّةً ۖ إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا  
 تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ قَالُوا يَهُودُ مَا جَعَلْنَا بَيِّنَةً وَمَا نَحْنُ  
 بِتَارِكِي إِلَهَتَنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝

هَوَانَةٌ وَهُدَىٰ  
 عَدَادٌ وَهُدَىٰ  
 عَذَابٌ وَهُدَىٰ  
 (عَذَابٌ مُؤْمِنٌ وَهُدَىٰ)  
 (عَذَابٌ مُؤْمِنٌ وَهُدَىٰ)

(۳۶) ارشاد ہوا: ”اے نوح! وہ یقیناً تیرے خاندان میں سے نہیں ہے۔ وہ تو ایک بگڑا ہوا (نمونہ) ہے۔ اس لیے تم مجھ سے اس بات کی درخواست نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں تم نادان نہ بن جاؤ۔“

(۳۷) (حضرت) نوحؑ نے عرض کیا: ”اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تجھ سے ایسی درخواست کروں جس کی مجھے خبر نہ ہو۔ اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور حرم نہ فرمایا تو میں تقضان اٹھانے والوں میں سے ہوں گا۔“

(۳۸) حکم ہوا: ”اے نوحؑ! تم پر اور تمہارے ساتھ والوں کی کچھ جماعتوں پر ہماری طرف سے سلامتی ہے اور برکتوں کے ساتھ اُتر جاؤ! اور کچھ گروہوں کو ہم زندگی کا کچھ سامان بخشیں گے۔ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔“

(۳۹) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے، جسے ہم تمہیں وحی کے ذریعہ پہنچا رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم اور نہ تمہاری قوم اس کو جانتے تھے۔ سو صبر کرو، نیک انجام پر ہیز گاروں ہی کے لیے ہے۔

#### رکوع (۵) عاد کی قوم پر اللہ کا عذاب

(۴۰) قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی بند (حضرت) ہودؑ کو (بھیجا)۔ انہوں نے کہا: ”اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تم تو نزے جھوٹ گھڑنے والے ہو!

(۴۱) اے میری قوم! میں اس (تبیغ) پر تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ تو پھر کیا تم سمجھتے نہیں؟

(۴۲) اے میری قوم! اپنے پروردگار سے معافی مانگو، پھر اس کے آگے توبہ کرو، وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا، اور تمہاری قوت میں اور زیادہ اضافہ کرے گا۔ مجرموں کی طرح منہ مت پھیرو!

(۴۳) انہوں نے جواب دیا: ”اے ہودؑ! تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل لے کر تو نہیں آیا۔ تیرے کہنے سے تو ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ ہم کسی طرح بھی تم پر ایمان نہ لائیں گے۔

إِنْ تَقُولُ إِلَّا أَعْذَرْنَا بَعْضُ الْهَتِنَا سُوْءَ طَ قَالَ إِنِّي أَشْهِدُ اللَّهَ  
 وَأَشْهَدُ وَإِنِّي بَرِيٌّ مِمَّا شَرِكُونَ ٥٣٢ مِنْ دُونِهِ فَكِيدُونِي جَهِيْغاً  
 ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ٥٤٣ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَةٍ  
 إِلَّا هُوَ أَخْدُنَا صِيَّدَهَا طَ إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ٥٤٤ فَإِنْ  
 تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا  
 غَيْرَكُمْ وَلَا تَضْرُونَهُ شَيْئًا طَ إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ٥٤٥  
 وَلَهَا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالْأَنْزِينَ أَمْنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةِ مِنَّا ج١  
 وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ٥٤٦ وَتِلْكَ عَادٌ قَ جَحَدُوا بِاِيْتِ رَبِّهِمْ  
 وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَارٍ عَنِيْدٍ ٥٤٧ وَاتَّبَعُوا فِي هَذِهِ  
 الدُّنْيَا لَعْنَهُ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ طَ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ طَ أَلَا بُعدًا  
 لِعَادٍ قَوْمٌ هُوَدٌ ٥٤٨ وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صِلْحَامٌ قَالَ يَقُومُوا عِبْدُوا  
 اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرَهُ طَ هُوَ أَنْشَاكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرُكُمْ  
 فِيهَا قَاسْتَعْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ طَ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيْبٌ ٥٤٩  
 قَالُوا يُصْلِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُحًا قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَنَا آنَّ نَعْبُدُ  
 مَا يَعْبُدُ أَبَاهُؤْنَا وَإِنَّا لِفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيْبٌ ٥٥٠

(۵۳) ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبدوں میں سے کسی نے تمہیں مصیبت میں بٹلا کر ڈالا ہے۔ ”حضرت) ہوڈ نے کہا: ”میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں، اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں اس شرک سے بری ہوں جو تم اس سے ہٹ کر کرتے ہو، (۵۴) اللہ تعالیٰ کے سوا۔ سوتمن سب مل کر میرے خلاف سازش کا وارکرلو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو! (۵۵) بیشک میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر لیا ہے جو میرا پروردگار ہے اور تمہارا پروردگار بھی۔ کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو۔ بے شک میرا پروردگار سید ہے راستہ پر ہے۔ (۵۶) پھر اگر تم منہ پھیرے رہو تو جو (پیغام) دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا تھا وہ تو میں پہنچا چکا ہوں۔ میرا پروردگار تمہاری جگہ کوئی اور قوم لابساۓ گا۔ تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ یقیناً میرا پروردگار ہر چیز پر نگراں ہے۔ ”(۵۷) جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے (حضرت) ہوڈ اور ان کے ساتھ کے لوگوں کو جو ایمان لائے تھے، نجات دے دی۔ اور انہیں ایک سخت عذاب سے بچالیا۔ (۵۸) یہ تھی عاد کی قوم۔ انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا انکار کیا، اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی، اور ہر ظالم اور ضدی کے کہنے پر چلتے رہے۔ (۵۹) اس دنیا میں بھی ان پر پھٹکار پڑی اور قیامت کے دن بھی۔ سنو! عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی۔ خبردار! رحمت سے دور پچینک دیے گئے عاد، ہوڈ کی قوم۔

#### رکوع (۶) شمود پر ہولناک دھماکے کا عذاب

(۶۰) شمود کی قوم طرف ان کے بھائی (حضرت) صالحؐ کو (ہم نے پیغمبر بنانا کر بھیجا)۔ انہوں نے کہا: ”اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبد نہیں۔ وہی ہے جس نے زمین سے تمہاری پرورش کی اور اسی میں تمہیں آباد کیا۔ اس لیے اس سے معافی مانگو اور اسی کے آگے تو بہ کرو! یقیناً میرا پروردگار قریب ہے اور (دعاؤں کا) قبول کرنے والا ہے۔ ”(۶۱) وہ کہنے لگے: ”اے صالحؐ! اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایسا (ہونہار) شخص تھا جس سے بڑی امیدیں والستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں ان کی پوجا سے روکتے ہو جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں؟ مگر تو جس کی طرف ہمیں بلار ہاہے، اس کے بارے میں ہمیں یقیناً سخت ترین شک ہے۔ ”

١٤

قَالَ يَقُومُ أَرْءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَاتٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَأَتَدْعُ فِيْ مِنْهُ  
 رَّحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَرْبِيْدُ وَتَنْفِيْ  
 غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ④٣ وَيَقُومُ هُذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ أَيَّهَا فَذَرُوهَا تَأْكُلُ  
 فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمْسُوْهَا سُوْءٌ فَيَا خُذْكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ④٤  
 فَعَقَرُ وَهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعْدٌ  
 غَيْرُ مَكْنُونٍ وَبِ ④٥ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صِلْحًا وَالَّذِينَ أَمْنَوْا  
 مَعَهُ بِرَحْمَةِ مِنْنَا وَمِنْ خَزِيْ يَوْمِيْنِ ⑥ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ  
 الْعَزِيْزُ ④٦ وَأَخْذَ الَّذِينَ طَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ  
 جِئْنِيْنَ ④٧ كَانُ لَمْ يَغْنُوا فِيهَا طَلَمْ إِنْ شَهُودًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا  
 بُعدًا شَهُودًا ④٨ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرِيَّ قَاتُلُوا  
 سَلَمًا ⑨ قَالَ سَلَمٌ فَمَا لِيْثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَتِّيْنِ ⑩ فَلَمَّا رَأَ  
 أَيْدِيهِمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خَيْفَةً ⑪ قَاتُوا لَا  
 تَخَفُ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْ قَوْمٍ لُؤْطِ ⑫ وَأَمْرَأَتُهُ قَائِمَةً فَضَحِيْكَتْ  
 فَبَشَّرْنَاهَا بِاسْحَقَ لَا وَمِنْ وَرَاءِ اسْحَقَ يَعْقُوبَ ⑬ قَالَتْ يَا وَيْلَتِي  
 إِلَلَهُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِيْ شَيْخًا إِنَّ هَذَا الشَّيْءُ عَجِيْبٌ ⑭

(۶۳) (حضرت صالحؐ نے) کہا: ”اے میری قوم! کیا تم نے اس پر بھی غور کیا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک صاف دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت سے بھی نواز ہے۔ اگر میں (پھر بھی) اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اللہ تعالیٰ سے کون بچائے گا؟ تم تو بس میرا نقصان، ہی بڑھاؤ گے۔

(۶۴) اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹی تمہارے لیے ایک نشانی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی زمین پر چرنے کے لیے آزاد چھوڑ دو۔ اسے بُری نیت سے مت چھونا ورنہ کوئی قریبی عذاب تمہیں آپکڑے گا۔“

(۶۵) مگر انہوں نے اسے مارڈالا، تو (حضرت) صالحؐ نے کہا: ”بس اب تین دن اور اپنے گھروں میں مزے لوٹ لو۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔“ (۶۶) آخر کار جب ہمارا حکم آپکنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے (حضرت) صالحؐ اور ان کے ایمان والے ساتھیوں کو اس دن کی رسوانی سے بچالیا۔ پیشک آپ کا پروردگار بڑا ہی قوت والا، بڑے غلبے والا ہے۔ (۶۷) ان ظالموں کو ایک بڑے دھماکے نے دھر لیا۔ وہ اپنی بستیوں میں اس طرح اونڈھے پڑے رہ گئے، (۶۸) کہ گویا وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سنو! شمود نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی۔ خوب سن لو! دور پھینک دیے گئے شمود!

### رکوع (۷) لوطؐ کی قوم پر پھرولوں کی بارش

(۶۹) اور (حضرت) ابراہیمؐ کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے خوشخبری لے کر پہنچے۔ انہوں نے سلام کیا۔ (حضرت) ابراہیمؐ نے کہا: سلام۔ پھر جلدی سے وہ (حضرت ابراہیمؐ) ایک بھنا ہوا پھر لے آئے۔

(۷۰) مگر جب (حضرت) ابراہیمؐ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس (کھانے) پر نہیں بڑھتے تو انہیں ان پر تعجب ہوا اور (دل میں) ان سے خوف محسوس کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: ”ڈر نہیں ہم حقیقت میں لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔“ (۷۱) ان (حضرت ابراہیمؐ) کی بیوی بھی کھڑی تھی۔ وہ مسکرا دی۔ ہم نے انہیں (حضرت) سلطنتؐ اور (حضرت) اخلاقؐ کے پیچھے (حضرت) یعقوبؐ کی خوشخبری دی۔

(۷۲) وہ بولی: ”ہائے میری کم بختی! کیا اب میر سے ہاں اولاد ہوگی، جبکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں۔ یہ تو واقعی بڑی عجیب بات ہے!“

قَالُوا آتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ  
 أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّحِيدٌ<sup>٤٣</sup> فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمٍ لُوطٍ<sup>٤٤</sup> إِنَّ  
 إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّلًا مُنِيبٌ<sup>٤٥</sup> يَا إِبْرَاهِيمَ اغْرِضْ عَنْ  
 هَذَا<sup>٤٦</sup> إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ أَتَيْهُمْ عَذَابٌ غَيْرُ  
 مَرْدُوفٍ<sup>٤٧</sup> وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سَيِّئَ عَبْرَهُمْ وَضَاقَ بَهْمٌ  
 ذَرَعًا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيَّ<sup>٤٨</sup> وَجَاءَهُ قَوْمٌ يُهْرَعُونَ  
 إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلٍ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ<sup>٤٩</sup> قَالَ يَقُولُ  
 هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُنُونِ فِي  
 ضَيْقٍ<sup>٥٠</sup> أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ<sup>٥١</sup> قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا  
 فِي بَنْتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نَرِيدُ<sup>٥٢</sup> قَالَ لَوْا<sup>٥٣</sup>  
 لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ أُوْيَ إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ<sup>٥٤</sup> قَالُوا يَلُوطُ إِنَّا  
 رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِإِهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ  
 الْيَلِ وَلَا يَلْتَفِتُ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَمْرَأَتَكَ<sup>٥٥</sup> إِنَّهُ مُصِيْبُهَا  
 مَا أَصَابَهُمْ<sup>٥٦</sup> إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ<sup>٥٧</sup>

(۷۳) (فرشتوں نے) کہا: ”کیا تم اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں تعجب کرتی ہو؟ اے گھروالو! تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوئی ہیں۔ اور یقیناً وہ بہت تعریف کے قابل اور بڑی شان والا ہے۔“

(۷۴) پھر جب (حضرت) ابراہیمؑ کی گھبراہٹ دور ہو گئی اور انہیں خوشخبری مل گئی، تو انہوں نے لوٹ کی قوم کے لیے ہم سے بحث شروع کی۔

(۷۵) حقیقت میں (حضرت) ابراہیمؑ بڑے برداشت والے، نرم دل اور لوگانے والے تھے۔

(۷۶) (فرشتوں نے کہا) ”اے ابراہیمؑ! تم اس بات کو چھوڑو! تمہارے پروردگار کا حکم آپنچا ہے۔ اب ان پر وہ عذاب آ کر رہے گا جو کسی طرح ٹالا نہیں جاسکتا۔“

(۷۷) جب ہمارے فرشتے (حضرت) لوٹؓ کے پاس پہنچے تو انہیں ان کی وجہ سے غم ہوا اور ان کی حفاظت کے بارے میں تنگ دل ہوئے۔ اور کہنے لگے: ”آج بڑی مصیبت کا دن ہے۔“

(۷۸) ان کی قوم کے لوگ ان کی طرف دوڑے ہوئے آئے۔ وہ پہلے سے بدکاریوں کے عادی تھے۔

(حضرت لوٹؓ نے) کہا: ”اے لوگو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں، یہ تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں۔ سو کچھ تو اللہ تعالیٰ کا خوف کرو۔ اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے شرمندہ و رسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلامانس آدمی نہیں؟“

(۷۹) وہ کہنے لگے: ”آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ آپ کی بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے اور آپ تو خوب جانتے ہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں!“

(۸۰) (حضرت لوٹؓ نے) فرمایا: ”کاش! میرے اندر تمہارے مقابلہ کی کچھ طاقت ہوتی یا کسی مضبوط سہارے کی پناہ ہی لے سکتا!“

(۸۱) (فرشتے) کہنے لگے: ”اے لوٹؓ! ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ یہ (لوگ) آپ تک نہ پہنچ پائیں گے۔ سو تم رات کے کچھ حصہ میں اپنے گھروالوں کو لے کر نکل جاؤ۔ آپ میں سے کوئی شخص پیچھے مرکرنا دیکھے، سوائے آپ کی بیوی کے (یعنی وہ آپ کے ساتھ نہ جائے گی)۔ کیونکہ اس پر بھی وہی آفت آنے والی ہے جو ان لوگوں پر آئی ہے۔ پیشک ان کا مقررہ وقت صحیح ہے۔ صحیح کا وقت اب قریب ہی تو ہے؟“

فَلَمَّا جَاءَهُ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَّهَا سَاقِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا  
 حِجَارَةً مِنْ سِجِيلٍ لَمَنْضُودٍ ۝ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِيعَ طَ  
 وَمَا هِيَ مِنَ الظَّلِيمِينَ بَعِيدٌ ۝ وَإِلَى مَدِينَ أَخَاهُمْ  
 شُعِيبًا ۖ قَالَ يَقُولُ إِنِّي أَعْبُدُ وَاللَّهُ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۖ  
 وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرِكُمْ بِخَيْرٍ  
 وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ۝ وَيَقُولُ أَوْفُوا  
 الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ  
 وَلَا تَعْثُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ بَقِيَتْ اللَّهُ خَيْرُكُمْ  
 إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ هَذِهِ مَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيفٍ ۝ قَالُوا  
 يُشَعِّيبُ أَصَلُوتُكَ تَامُوكَ أَنْ تَثْرُكَ مَا يَعْبُدُ أَبَا وَنَانَ أَوْ  
 أَنْ تَفْعَلَ فِي أُمُوْرِنَا مَا نَشَوْا ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ۝  
 قَالَ يَقُولُ إِنِّي أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ سَارِيٍّ وَ  
 سَارَقَيْتُ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِقَكُمْ إِلَى  
 مَا أَنْهِكُمْ عَنْهُ ۖ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا اِلْصَلَاحَ مَا أُسْتَطَعْتُ  
 وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝

وَهُوَ عَيْنٌ

(۸۲) پھر جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے اس (بستی) کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ اور اس پر کپکی ہوئی مٹی کے تابڑ توڑ کنکر برسائے، (۸۳) جن پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نشان لگے تھے۔ ظالموں سے وہ (سزا) کچھ دو نہیں۔

### رکوع (۸) خوفناک دھماکے سے مدین والوں کی تباہی

(۸۴) مدین کی طرف ان کے بھائی (حضرت) شعیبؑ کو (ہم نے بھیجا)۔ انہوں نے کہا: ”اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سواتھ اکوئی معبوذ نہیں۔ تم ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو۔ (آج) میں تمہیں خوشحالی میں دیکھتا ہوں۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر ایک گھیر لینے والے دن کا عذاب آئے گا۔

(۸۵) اے لوگو! انصاف کے ساتھ پورا پورا ناپا اور تولو۔ لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹانہ دیا کرو! اور زمین پر فساد مدت پھیلاتے پھرو۔

(۸۶) اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بچت تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں تم پر کوئی نگران تو نہیں ہوں۔“

(۸۷) وہ بولے: ”اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ یا یہ کہ ہم اپنے مال اپنی منشا کے مطابق استعمال نہ کریں؟ کیا بس تم ہی ایک عالی طرف اور دلنشمند و راستباز آدمی رہ گئے ہو؟“

(۸۸) (حضرت شعیبؑ نے) کہا: ”اے لوگو! تم خود ہی سوچو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی جانب سے ایک صاف و کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے نفس روزی بھی عطا کی ہے، تو میں یہ نہیں چاہتا کہ میں تمہارے مقابلہ میں وہ کچھ کروں جن سے میں تمہیں روکتا ہوں۔ میں تو صرف اصلاح کرنا چاہتا ہوں، جہاں تک بھی میرا بس چلے۔ مجھے جو کچھ توفیق ہو جاتی ہے، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَيَقُولُ لَا يَجِدُونَكُمْ شِقَاقيَّاً أَنْ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ مَا آصَابَ  
 قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ ضَلَّاحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ  
 يَعْيَدُ<sup>٨٩</sup> وَاسْتَغْفِرُ وَارْبَكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي  
 رَحِيمٌ وَدُودٌ<sup>٩٠</sup> قَالُوا يُشَعِّبُ مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ  
 وَإِنَّا لَنَرَبَكَ فِينَا ضَعِيفًا جَ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمَنَا ذَوَمَا  
 أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ<sup>٩١</sup> قَالَ يَقُولُمْ أَرَهْطِي أَعْزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ  
 اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَأَءَ كُمْ ظَهَرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ  
 مُحِيطٌ<sup>٩٢</sup> وَيَقُولُمْ أَعْمَلُوا عَلَى مَكَانِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ طَسْوُفَ  
 تَعْلَمُونَ لِمَنْ يَأْتِيَهُ عَذَابٌ يُخْزِيَهُ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ طَ  
 وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ<sup>٩٣</sup> وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا  
 شُعَيْبًا وَالَّذِينَ أَمْتُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا جَ وَأَخَذَتِ الَّذِينَ  
 ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جِنْمِينَ لَكَانُ لَمَّا  
 يَغْتَوْا فِيهَا طَأْلَلَ بُعْدَ الْمَدَيْنَ كَمَا بَعِدَتْ شَمُودُ<sup>٩٤</sup>  
 وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِاِيْتَنَا وَسُلْطَنٍ مُمِينٍ<sup>٩٥</sup> إِلَى فِرْعَوْنَ  
 وَمَلَائِيْهِ قَاتَّعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ جَ وَمَا أَمْرَ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ<sup>٩٦</sup>

(۸۹) اے قوم! میری مخالفت کہیں تمہیں گناہ گارنہ کر دے کہ تم پر بھی وہ مصیبتیں آپڑیں جیسی کہ نوحؐ کی قوم اور ہودؐ کی قوم اور صالحؐ کی قوم پر پڑی تھیں۔ اور لوطؐ کی قوم (کازمانہ) تو تم سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں ہے۔  
 (۹۰) اپنے پروردگار سے معافی مانگو اور اسی سے توبہ کرو۔ بیشک میرا پروردگار بڑا مہربان اور محبت رکھنے والا ہے۔“

(۹۱) وہ کہنے لگے: ”اے شعیبؑ! تمہاری بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں۔ ہم تو تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھ رہے ہیں۔ تمہاری برادری (اللحااظ) نہ ہوتا تو ہم تمہیں پتھروں سے مار کر ختم کر چکے ہوتے۔ ہمارے نزدیک تمہاری کچھ بھی قدر و منزلت نہیں۔“

(۹۲) (حضرت شعیبؑ نے) فرمایا: ”اے میری قوم! کیا میری برادری تم پر اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ معزز ہے؟ اسے تو تم نے بالکل پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے۔ بیشک میرا پروردگار تمہارے سب اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔“

(۹۳) اے لوگو! تم اپنے طریقے پر کام کیے جاؤ، میں (اپنا) کام کر رہا ہوں۔ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اسے رُسوَا کر دے اور وہ کون ہے جو جھوٹا ہے۔ تم بھی انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں!“

(۹۴) جب ہمارا حکم آپنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے (حضرت) شعیبؑ اور ان کے مومن ساتھیوں کو بچالیا۔ جن لوگوں نے ظلم کیا تھا، ان کو ایک سخت دھماکے نے آپکڑا تو وہ اپنی بستیوں میں ایسے اوندھے پڑے رہ گئے، (۹۵) کہ گویا کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے۔ سو میدین کے لوگ رحمت سے دور پھینک دیے گئے، جس طرح شود پھینکنے لگئے تھے!

### رکوع (۹) جنت اور جہنم میں نیکوں اور بروں کے انجام

(۹۶) ہم نے (حضرت) موسیؐ کو اپنی نشانیوں اور صاف کھلی سند کے ساتھ بھیجا،  
 (۹۷) فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس۔ مگر وہ فرعون کے رو یہ کی پیروی کرتے رہے، حالانکہ فرعون کا رو یہ بالکل بھی صحیح نہیں تھا۔

يَقْدُمْ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَأَوْرَدَهُمُ التَّارَاطِ وَبَيْسَ الْوَرْدُ  
 الْمُوْرُودُ ۝ وَأُتِيَعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةَ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ طِبْيَسَ  
 الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ۝ ذَلِكَ مِنْ آنِبَاءِ الْقُرْآنِ نَقْصُهُ عَلَيْكَ  
 مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيلٌ ۝ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلِكُنْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ  
 فَهَا آغْنَتْ عَنْهُمْ أَهْتَهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ  
 شَيْءٍ لَهَا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ۝ وَكَذَلِكَ  
 أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخْذَ الْقُرْآنِ وَهِيَ ظَالِمَةٌ طِبْيَسَ إِنَّ أَخْذَهَا أَلِيمٌ  
 شَدِيدٌ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِيْلَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ  
 ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لِلَّهِ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ ۝ وَمَا  
 نُوَخِّرُكُمْ إِلَّا لِأَجْلٍ مَعْدُودٍ وَلِلَّهِ يَوْمَ رَيْاتٍ لَا تَكَلُّمُ نَفْسٌ إِلَّا  
 يَادِنُهُ جَفِنُهُمْ شَقِيقٌ وَسَعِيدٌ ۝ فَآمَّا الَّذِينَ شَقَوْا فِي التَّارِ  
 لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۝ خَلِدِيْنَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ  
 وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ طِبْيَسَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝ وَ  
 أَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فِي الْجَنَّةِ خَلِدِيْنَ فِيهَا مَا دَامَتِ  
 السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ طِبْيَسَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْدُوذٍ ۝

(۹۸) قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہو گا اور انہیں آگ میں جاؤتارے گا۔ اتنے کی کیسی بری جگہ ہے جس پر کوئی اُترے!

(۹۹) ان لوگوں پر دنیا میں بھی لعنت پڑے گی اور قیامت کے دن بھی پڑے گی۔ کیسا براصلہ ہے جو کسی کو ملے!

(۱۰۰) یہ چند بستیوں کی کہانی ہے جسے ہم تمہیں سنارہے ہیں۔ ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تھس نہیں ہو چکی ہیں۔

(۱۰۱) ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، انہوں نے اپنے اوپر آپ ستم ڈھایا۔ جب آپ کے پروردگار کا حکم آپنچا تو ان کے وہ معبد جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے، ان کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے۔ انہوں نے ان کی بر بادی ہی میں اضافہ کیا۔

(۱۰۲) آپ کا پروردگار جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ بلاشبہ اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہے۔

(۱۰۳) حقیقت یہ ہے کہ اس میں ایک نشانی ہے، اس کے لیے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہو۔ وہ ایک دن ہو گا، جس میں لوگ جمع ہوں گے اور وہ دیکھنے کا دن ہو گا۔

(۱۰۴) ہم اسے ایک گنی چینی مدت تک ہی ٹالے جائیں گے۔

(۱۰۵) جس دن وہ آئے گا تو کوئی شخص اس (اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر بات تک نہ کر سکے گا۔ پھر ان میں کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت۔

(۱۰۶) جو لوگ بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں ہوں گے۔ جہاں اُن کی چیخنے پکار ہو گی۔

(۱۰۷) جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، سوائے اس کے کہ آپ کا پروردگار (کچھ اور) چاہے۔ بیشک آپ کا پروردگار پورا اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہے کرے۔

(۱۰۸) رہے وہ لوگ جو نیک بخت ہیں، وہ جنت میں ہوں گے۔ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں، وہ وہاں رہیں گے، سوائے اس کے کہ آپ کا پروردگار (کچھ اور) چاہے۔ یہ ایک ہمیشہ کا عطا یہ ہو گا۔

فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هُوَ لَاءُ طَمَّا يَعْبُدُ وَنَ إِلَّا كَمَا  
 يَعْبُدُ أَبَا وَهُمْ مِنْ قَبْلُ طَ وَإِنَّا لَمُّوْفُهُمْ نَصِيبُهُمْ غَيْرَ  
 مَنْ قُوْصِ ١٠٩ وَلَقَدْ أَتَيْنَا مُوسَى الْكِتَبَ فَأَخْتَلَفَ فِيهِ طَ  
 وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍ  
 مِنْهُ مُرِيبٌ ١١٠ وَإِنَّ كُلَّا لَمَّا كَيْوَ قَيْنَهُمْ رَبِّكَ أَعْمَالَهُمْ  
 إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ١١١ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ  
 مَعَكَ وَلَا تَطْغُوا طَ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ١١٢ وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى  
 الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ  
 أُولَيَاءِ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ١١٣ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلْفًا  
 مِنَ الْيَلِ طَ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذَكْرٌ  
 لِلَّذِكْرِيْنَ ١١٤ وَأَصِيرُ فَانَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ١١٥  
 فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أَوْلُوْ بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ  
 عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ  
 الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ١١٦ وَمَا  
 كَانَ رَبِّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرْبَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ١١٧

(۱۰۹) سوجس کی یہ پوچھا کرتے ہیں تم اس کے بارے میں کسی شک میں نہ رہنا۔ یہ تو اُسی طرح پوچھا کیسے جا رہے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا پوچھتے تھے۔ ہم یقیناً ان کا حصہ انہیں پورا پورا بغیر کسی قسم کی کمی کے پہنچا دیں گے۔

### رکوع (۱۰) قرآنی قصے، بچائی اور دانائی کے خزینے

(۱۱۰) ہم نے (حضرت) موسیٰؑ کو (بھی) کتاب دی تھی۔ مگر اس میں بھی اختلاف کیا گیا تھا۔ اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے ہی طے نہ کر دی گئی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ حقیقت ہے کہ یہ لوگ اس کی طرف سے بہت زیادہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۱۱) یقیناً آپ کا پروردگار ان سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ضرور دے گا۔ یقیناً وہ ان کی سب حرکتوں سے باخبر ہے۔ (۱۱۲) تو تمہیں جیسا حکم ہوا ہے تم اور تو بہ کر کے تمہارے ساتھ شامل ہونے والے ثابت قدم رہو اور حد سے آگے نہ بڑھو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو، وہ یقیناً دیکھ رہا ہے۔

(۱۱۳) تم لوگ ان ظالموں کی طرف ذرا نہ جھکنا اور نہ آگ کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی اور رفیق نہیں ہے۔ پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔ (۱۱۴) نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برا نیکیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کو) یاد رکھنے والوں کے لیے یہ ایک یاد دہانی ہے۔

(۱۱۵) صبر کیا کرو، اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے والوں کا اجر بھی ضائع نہیں کرتا۔

(۱۱۶) جو قومیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ان میں ایسے سمجھدار لوگ نہ ہوئے جو زمین میں فساد سے روکتے، (جیسے) سوائے ان چند لوگوں کے جنہیں ہم نے ان میں سے بچالیا تھا؟ ورنہ ظالم لوگ تو انہی (مزدوں) کے پیچھے پڑے رہے جوانہیں بہت زیادہ دیے گئے تھے۔ اور وہ مجرم تھے۔

(۱۱۷) آپ کا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے، جبکہ ان کے باشدے اصلاح میں لگے ہوں۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ  
 مُخْتَلِفِينَ <sup>۱۸</sup> إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذِلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَبَّأَتْ كَلِمَاتُهُ  
 رَبُّكَ لَأَمْكَنَ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسُ أَجْمَعُونَ <sup>۱۹</sup> وَكُلُّا  
 نَقْصٌ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نَثَرْتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ  
 فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرًا لِلْمُؤْمِنِينَ <sup>۲۰</sup> وَقُلْ لِلَّذِينَ  
 لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَمِلْنَا <sup>۲۱</sup> وَإِنَّا  
 مُنْتَظِرُونَ <sup>۲۲</sup> وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ  
 كُلُّهُ فَاعْبُدُهُ وَتَوَكُّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ <sup>۲۳</sup>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا

(سُورَةُ يُوسُفٍ مِكِيَّةٌ) ۵۳

مَكِيَّةٌ

۱۲

الرَّاقِفَتِ لِكَ أَيْتُ الْكِتَبُ الْمُبِينِ <sup>۱</sup> إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا  
 لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ <sup>۲</sup> نَحْنُ نَقْصٌ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ  
 بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ صِلَّى وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ  
 لَهِنَّ الْغَافِلِينَ <sup>۳</sup> إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ  
 أَحَدَ عَشَرَ كُوكِبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سِجِّدِينَ

(۱۱۸) آپ کا پروردگار اگر چاہتا تو سب انسانوں کو ایک گروہ بناسکتا تھا۔ (مگر اب تو) وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے، (۱۱۹) سوائے اس کے جس پر آپ کے پروردگار کی رحمت ہو۔ اسی لیے تو اس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ آپ کے پروردگار کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ ”میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے ضرور بھر دوں گا۔“ (۱۲۰) پیغمبروں کے قصوں میں سے سارے قصے جو ہم تمہیں سناتے ہیں، ان سے ہم تمہارا دل مضبوط کرتے ہیں۔ ان کے اندر تمہیں حقیقت ملی ہے اور مسلمانوں کے لیے نصیحت اور عبرت۔

(۱۲۱) جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دو ”تم اپنے طریقے پر کام کرتے رہو، ہم بھی (اپنے طریقے پر) کام کیے جارہے ہیں۔“ (۱۲۲) تم (بھی) انتظار کرو! یقیناً ہم (بھی) انتظار کرنے والے ہیں!“

(۱۲۳) آسمانوں اور زمین کے رازوں (کا علم) اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ ہر معاملہ اُسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ سوتھم اس کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو! جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو، تمہارا پروردگار اس سے بے خوبی نہیں ہے۔

### سورۃ (۱۲)

آیتیں: ۱۱۱

یوسف (یوسف علیہ السلام)

رکوع: ۱۲

### مختصر تعارف

حروف مقطعات سے شروع ہونے والی اس کی سورت کی کل آیتیں ۱۱۱ ہیں، جو بارہوں پارے سے شروع ہو کر تیرہ ہوئے پارے میں ختم ہو جاتی ہے۔ سورت کا عنوان چھوٹی اور بعد کی کئی آیتوں سے لیا گیا ہے جن میں حضرت یوسفؑ کا نام بار بار آتا ہے۔ یہ مشہور قرآنی کہانی حق و باطل اور نیکی و بدی کی کشمکش کے دلچسپ واقعوں سے بھری ہوئی ہے۔ سورت میں اس حقیقت کی وضاحت کی گئی ہے کہ قرآن آخراً حق ہی کی ہوتی ہے۔ اس قصے میں خواب اور خوابوں کی تعبیر، بڑا ہم کردار ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ تین قسم کے دلچسپ خوابوں کا ذکر نہیں ہے: (۱) حق کی فتح کے بارے میں ایک پیغمبر کا خواب، (۲) سلطنت کے انتظامی امور سے متعلق ایک بادشاہ کا خواب اور (۳) روزمرّہ زندگی کے بارے میں عام آدمیوں کے خواب۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

### رکوع (۱) حضرت یوسفؑ کا تاریخی خواب

(۱) ا، ل، ر۔ یہ صاف کھلی کتاب کی آیتیں ہیں۔ (۲) یقیناً ہم نے اسے قرآن بنانے کا عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو۔ (۳) ہم نے جو یہ قرآن تمہارے پاس بھیجا ہے، ہم تمہیں ایک بڑا خوبصورت قصہ سناتے ہیں جو اس قرآن میں ہم نے تمہیں وحی کیا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے تو تم بے خبروں میں سے تھے۔

(۴) جب (حضرت) یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا ”ابا جان! میں نے گیارہ ستارے، سورج اور چاند (خواب میں) دیکھے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔“

قَالَ يَدْعُقَ لَا تَقْصُصْ رُءَيَاكَ عَلَى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُ وَالَّذِي  
 كَيْدَهُ أَنَّ الشَّيْطَنَ لِلْأَنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَكَذَلِكَ  
 يَجْتَهِيَكَ رَبُّكَ وَيُعْلِمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتَمِّرُ  
 نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَهُمَا عَلَى آبَوِيْكَ  
 مِنْ قَبْلِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ لَقَدْ  
 كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ أَيْتُ لِلْسَّاءِلِيْنَ ۝ إِذْ قَالُوا لِيُوسُفَ  
 وَأَخْوَهُ أَحَبُّ إِلَيْيَ أَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عَصِيَّةٌ ۝ إِنَّ أَبَانَا لِفِي ضَلَّلٍ  
 مُّبِينٍ ۝ إِذْ قُتْلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ  
 أَبِيْكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَلِيْحِيْنَ ۝ قَالَ قَاتِلُ مِنْهُمْ  
 لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَنْقُوْهُ فِي عَيْبَتِ الْجِبِ يَلْتَقِطُهُ بَعْضُ  
 السَّيَارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِيْنَ ۝ قَالُوا يَا أَبَانَا مَالِكَ لَا تَأْمَنْنَا عَلَى  
 يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَصِحُونَ ۝ أَرْسَلَهُ مَعَنَا غَدَّ أَيْرَقَعُ وَيَلْعَبُ  
 وَإِنَّا لَهُ لَحِفْطُونَ ۝ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذَهَّبُوا إِلَيْهِ  
 وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الظِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَفِلُونَ ۝ قَالُوا  
 لَيْسَ أَكَلَهُ الظِّئْبُ وَنَحْنُ عَصِيَّةٌ إِنَّا إِذَا لَخِسِرُونَ ۝

١٤

(۵) انہوں نے فرمایا: ”پیارے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے مت بیان کرنا۔ ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی سازش کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(۶) یوں تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا، تمہیں باتوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور یعقوب کے خاندان پر اپنی نعمت اس طرح پوری کرے گا، جس طرح وہ اس سے پہلے اسے تمہارے بزرگوں، (حضرت) ابراہیم اور (حضرت) اسحق پر پوری کر چکا ہے۔ یقیناً تمہارا پروردگار بڑا باخبر اور بڑی حکمت والا ہے۔“

### رکوع (۲) یوسف کے بھائیوں کا سازشی منصوبہ

(۷) (حضرت) یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصہ) میں سوچنے سمجھنے والوں کے لیے یقیناً بڑی نشانیاں ہیں۔

(۸) جب (آن کے بھائیوں نے آپس میں) کہا: ”یہ یوسف اور اس کا (سگا) بھائی ہمارے باپ کو ہم سے یقیناً زیادہ پیارے ہیں، حالانکہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ابا جان کھلی غلطی میں ہیں۔

(۹) یا تو یوسف کو قتل کر دلو یا اسے کسی (دوسرا) جگہ پھینک دو۔ تا کہ تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہاری ہی طرف ہو جائے۔ اور اس کے بعد پھر تم نیک لوگ ہو جاؤ گے۔“

(۱۰) آن میں سے ایک کہنے والے نے کہا: ”یوسف کو قتل مت کرو۔ کچھ کرنا ہی ہے تو اسے کسی تاریک کنوں میں پھینک دو۔ کوئی قافلہ اسے نکال لے جائے گا۔“

(۱۱) انہوں نے کہا: ”ابا جان! کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے، حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں؟“

(۱۲) کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے۔ کچھ کھاپی لے گا، اور کچھ کھلیل کو دے گا۔ ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔“

(۱۳) (باپ نے) کہا: ”تمہارے اسے لے جانے سے مجھے غم ہوگا۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ اسے کوئی بھیڑ یا پھاڑ کھائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔“

(۱۴) انہوں نے جواب دیا: ”ہماری اتنی بڑی جماعت ہوتے ہوئے اگر اسے بھیڑ یا کھا جائے، تب تو ہم یقیناً بڑے نکمے ہوں گے۔“

فَلَمَّا ذَهَبُوا إِلَيْهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي عَيْتَنَاتِ الْجَبَّ<sup>١٢</sup>  
 وَأُوحِيَنَا إِلَيْهِ لَتُنْذِنَنَّهُمْ بِاْمْرِهِمْ هَذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ<sup>١٥</sup>  
 وَجَاءُهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ<sup>١٤</sup> قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتِيقُ  
 وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الظِّئْبُ<sup>١٣</sup> وَمَا أَنْتَ  
 بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صِدِّقِينَ<sup>١٦</sup> وَجَاءَهُمْ عَلَى قَمِيصِهِ يَدْمِرُ  
 كَذِيبٌ<sup>١٧</sup> قَالَ بَلْ سَوْلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبَرُ جَمِيلٌ<sup>١٨</sup>  
 وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصْفُونَ<sup>١٩</sup> وَجَاءَتْ سَيَارَةٌ فَارْسَلُوا  
 وَارِدَهُمْ فَادْلَى دَلْوَةٌ<sup>٢٠</sup> قَالَ يُبَشِّرُهُمْ هَذَا عَلْمٌ وَأَسْرُوهُ  
 بِضَاعَةً<sup>٢١</sup> وَاللَّهُ عَلِيهِمْ بِمَا يَعْمَلُونَ<sup>٢٢</sup> وَشَرَوْهُ بِشَمَنٍ<sup>٢٣</sup>  
 بَخِسْ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ<sup>٢٤</sup> وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الرَّاهِدِينَ<sup>٢٥</sup>  
 وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَهُ مِنْ مِصْرَ لَا مَرَأَتْهُ أَكْرِهَ مَثُونَهُ<sup>٢٦</sup>  
 عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَخَذَهُ وَلَدًا<sup>٢٧</sup> وَكَذِيلَكَ مَكَنَّا لِيُوسُفَ  
 فِي الْأَرْضِ<sup>٢٨</sup> وَلَنْعَلِمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ<sup>٢٩</sup> وَاللَّهُ غَالِبٌ  
 عَلَى أَمْرِهِ<sup>٣٠</sup> وَلِكَنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ<sup>٣١</sup> وَلَمَّا بَلَغَ أَشْدَدَهُ<sup>٣٢</sup>  
 أَتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعْلَمًا<sup>٣٣</sup> وَكَذِيلَكَ نَجَزِي الْمُحْسِنِينَ<sup>٣٤</sup>

(۱۵) پھر جب وہ انہیں لے گئے اور اسے کسی اندھیرے کنویں میں پھینکنے پر متفق ہو گئے اور ادھر ہم نے ان (حضرت یوسف) کو حج کی کہ ”(کبھی) تم ان کی یہ حرکت انہیں جتلاؤ گے۔ اور وہ تمہیں پہچانیں گے بھی نہیں۔“

(۱۶) وہ رات کے اندھیرے میں روتے پیٹتے اپنے باپ کے پاس آئے۔

(۱۷) کہنے لگے: ”ابا جان! ہم دوڑ بھاگ کا مقابلہ کرنے میں لگ گئے تھے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ (انتہی میں) کوئی بھیتر یا اسے کھا گیا۔ آپ تو ہماری بات کا یقین نہ کریں گے، چاہے ہم سچے ہی ہوں۔“

(۱۸) وہ ان کی قمیض پر جھوٹ موت کا خون (بھی) لگالائے تھے۔ (حضرت) یعقوب نے کہا: ”نہیں (معاملہ یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے آپ یہ بات بنالائے ہو۔ سو صبر ہی اچھا ہے۔ جو باقی تین تم بنار ہے ہو، ان پر اللہ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے۔“

(۱۹) ایک فائلہ آنکلا۔ انہوں نے اپنا آدمی (پانی کے لیے) بھیجا۔ اُس نے اپنا ڈول ڈالا، تو پکارا ہوا: ”ارے، مبارک ہو! یہ تو کوئی لڑکا ہے!“ انہوں نے اسے قیمتی مال (تجارت) کے طور پر چھپا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان کی سب کارگزاریاں معلوم تھیں۔

(۲۰) انہوں نے اسے تھوڑی سی قیمت یعنی چند درہموں کے بدالے میں بیچ ڈالا۔ وہ لوگ کچھ ان کی قدر و قیمت تو پہچاننے والے تھے ہی نہیں۔

### رکوع (۳) یوسف کو رغلانے میں زلیخا کی ناکامی

(۲۱) مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: ”اسے عزت کے ساتھ رکھنا۔ کیا عجب کہ یہ ہمارے کام آئے یا ہم اسے بیٹھا ہی بنالیں۔“ اس طرح ہم نے (حضرت) یوسف کے لیے اس ملک میں ٹھہر نے کا انتظام کیا اور یہ اس لیے کیا کہ ہم انہیں باتوں کی تعبیر سکھادیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے معاملہ میں غالب ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں۔

(۲۲) جب وہ اپنی جوانی کو پہوچنے تو ہم نے انہیں فصلہ کی قوت اور علم عطا کیا۔ ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدله دیا کرتے ہیں۔

وَرَأَوْدَتُهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَقَتِ الْأَبْوَابَ  
 وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ طَقَالَ مَعَادَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ طَ  
 إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ هَمَتْ بِهِ حَوْمَ بِهَا لَوْ  
 لَا أَنْ رَأَيْتُهُ كَذَلِكَ لِنَصْرَفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفُحْشَاءُ  
 إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۝ وَاسْتَبَقَ الْبَابَ وَقَدَّتْ  
 قَيْصَهُ مِنْ دُبْرِهِ أَفَيَا سَيِّدَهَا لَدَ الْبَابِ طَقَالَتْ مَا جَزَاءُ  
 مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝  
 قَالَ هِيَ رَأَوْدَتُهُ عَنْ نَفْسِي وَشَهَدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا حَاجَ  
 كَانَ قَيْصَهُ قُدَّسِيْهُ مِنْ قُبْلِ فَصَدَّقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَذِيلِينَ ۝  
 وَإِنْ كَانَ قَيْصَهُ قُدَّسِيْهُ مِنْ دُبْرِ فَكَذَّبَتْ وَهُوَ مِنَ  
 الصِّدِّيقِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَيْصَهُ قُدَّسِيْهُ مِنْ دُبْرِ قَالَ إِنَّهُ مِنْ  
 كَيْدِ كُنَّطِ إِنَّ كَيْدَ كُنَّطَ عَظِيمٌ ۝ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا سَكْتَهَ  
 وَاسْتَغْفِرِي لِذُنُوكِي حَاجَ إِنَّكِي كُنْتِ مِنَ الْخُطِيلِينَ ۝ وَقَالَ  
 نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأٌ الْعَزِيزُ تَرَادُ فَتَاهَا عَنْ  
 نَفْسِهِ حَاجَ قَدْ شَغَفَهَا حَبَّاطٌ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

(۲۳) جس عورت کے گھر میں وہ تھے، وہ ان پر ڈورے ڈالنے لگی۔ دروازے بند کر کے بولی: ”آجا!“ (حضرت) یوسف نے کہا: ”اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ یقیناً میرا آقا ہے۔ اُس نے میرے رہنے کے لیے کیا اچھا طھکا نافر اہم کر رکھا ہے! یقیناً ظالم کبھی کامیابی حاصل نہیں کیا کرتے۔“

(۲۴) اس عورت پر ان (حضرت یوسف) کی خواہش چھاگئی اور اگر انہوں نے اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھی ہوتی تو وہ بھی اس عورت کی خواہش میں گرفتار ہو جاتے۔ ایسا ہوا تاکہ ہم اُن سے بدی اور بے حیائی دور کھیں۔ درحقیقت وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔

(۲۵) وہ دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف بڑھے۔ اُس (عورت) نے پیچھے سے ان کی قمیض چھاڑ ڈالی۔ اور دروازے کے پاس دونوں نے اس کے شوہر کو موجود پایا۔ وہ بولی: ”جو شخص تیری گھروالی پر نیت خراب کرے، اس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا سخت سزا (دی جائے!)؟“

(۲۶) (حضرت) یوسف نے کہا: ”یہی مجھے اپنے لیے چھانسے کی کوشش کر رہی تھی۔“ اس (عورت) کے خاندان میں سے ایک شخص نے یہ تجویز کیا کہ ”اگر ان کی قمیض آگے سے پھٹی ہو تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹا ہے۔ (۲۷) لیکن اگر ان کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہو تو یہ جھوٹی ہے اور وہ سچے۔“

(۲۸) جب اس نے دیکھا کہ ان کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو کہنے لگا: ”یقیناً یہ تم عورتوں کی چالبازی ہے! واقعی تمہاری چالبازی بڑے غصب کی ہوتی ہے۔ (۲۹) اے یوسف! اس معاملے سے درگزر کرو۔ اور (اے عورت)! تو اپنے قصور کی معافی مانگ۔ تو ہمیں اصل میں غلطی پڑھی۔“

**کروع (۲) اپنی بدنیتی کے جواز کے لیے زیجخا کی عورتوں کی مہمان داری**

(۳۰) شہر کی عورتیں کہنے لگیں: ”سردار کی بیوی اپنے نوجوان (غلام) کو اپنی نفسانی خواہش کے لیے پھسلانا چاہتی ہے، اس کی محبت اس کے دل میں اتر گئی ہے۔ ہم تو اسے یقیناً کھلم کھلا غلطی میں دیکھتے ہیں۔“

فَلَهَا سَمِعَتْ بِهَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَأَتَتْ  
 كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِينًا وَقَالَتْ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ  
 أَكْبَرَنَّهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيهِنَّ زَوْقُلْنَ حَاشِ اللَّهُ مَا هَذَا بَشَرًا طَ  
 إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝ قَالَتْ فَذِلِكُنَّ الَّذِي لَمْ تُنْتَنِي فِيهِ  
 وَلَقَدْ رَأَوْدَتْهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ طَوْلِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا أَمْرَهُ  
 لَيْسَ بِجَنَّ وَلَيَكُونَنَا مِنَ الصُّغَرِينَ ۝ قَالَ رَبِّ السِّجْنِ أَحَبُّ  
 إِلَيْهِنَّ مِمَّا يَدُ عُونَتِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفُ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ  
 إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَهَلِينَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ  
 كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ثُمَّ بَدَ الْهُمْ مِنْ بَعْدِ مَارَأَوْا  
 الْأُلْيَاتِ لَيْسَ بِجَنَّةٍ حَتَّى حِينَ ۝ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنِ ۝ قَالَ  
 أَحَدُهُمَا إِنِّي آرَيْتُمْ أَعْصِرَ حَمَراً ۝ وَقَالَ الْأُخْرَى إِنِّي آرَيْتُمْ أَحْمَلُ  
 فَوْقَ رَأْسِيْ خِنْزِرًا تَأْكُلُ الظِّيرَ مِنْهُ طَبَّعْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۝ إِنَّا نَرِكَيْ  
 مِنَ الْهُحْسِنِينَ ۝ قَالَ لَا يَا تِيكَمَا طَعَامٌ تُرْزَقِنَّهُ إِلَّا نَبَأَتُكُمَا  
 بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَلِكُمَا مِمَّا عَلِمْنَا رَبِّيْ إِنِّيْ تَرَكْتُ  
 مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَفَرُونَ ۝

(۳۱) سوجب اُس نے ان کے اس طرح برا کہنے کے بارے میں سناتو انہیں بلا بھیجا۔ اور ان کے لیے تکیہ دار محفل سجائی۔ ہر ایک کو ایک ایک چاقو دے دیا۔ اور (حضرت یوسف سے) کہا: ”ذراتو ان کے سامنے نکل آئیں“، جب ان عورتوں نے انہیں دیکھا تو دنگ رہ گئیں۔ وہ (بدواسی میں) اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں۔ وہ پکارا گھیں ”ہائے اللہ! یہ شخص تو کوئی انسان ہرگز نہیں۔ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے!“

(۳۲) وہ بولی: ”تو یہی ہے وہ شخص جس کے بارے میں تم میری براہی کرتی تھیں۔ میں نے حقیقت میں اسے اپنے لیے ورغلانے کی کوشش کی تھی، مگر یہ نیچ نکلا۔ اب اگر یہ میرا کہانہ مانے گا تو قید کر دیا جائے گا اور ذلیل و خوار ہو گا۔“

(۳۳) (حضرت) یوسف نے کہا: ”اے میرے پروردگار! جس کام کی طرف (یہ عورتیں) مجھے بلارہی ہیں، اس سے تو مجھے جیل خانہ ہی زیادہ محبوب ہے۔ اور اگر تو نے ان کی مکاری کو مجھ سے دور نہ رکھا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا۔ اور جاہلوں میں شامل ہو رہوں گا۔“ (۳۴) ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی۔ اور ان کی مکاری ان سے دور کر دی۔ بیشک وہی ہے جو سب کی سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ (۳۵) پھر (مختلف) نشانیاں دیکھنے کے باوجود ان لوگوں کو یہی سوچی کہ کچھ مدت کے لیے انہیں قید کر دیں۔

#### رکوع (۵) جیل میں حضرت یوسف، قیدیوں کی رہنمائی وہدایت کی کوشش کرتے رہے

(۳۶) ان کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ”میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ شراب نچوڑ رہا ہوں۔“ دوسرے نے کہا: ”میں نے دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور ان میں سے پرندے کھار ہے ہیں۔“ (دونوں نے کہا) ”ہمیں اس کی تعبیر بتائیے! آپ ہمیں یقیناً بھلے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔“

(۳۷) (حضرت) یوسف نے کہا: ”یہاں جو کھانا تمہیں ملتا ہے، میں اس کے آنے سے پہلے ہی ان (خوابوں) کی تعبیر تمہیں بتا دوں گا۔ یہ (علم) ان (علوم) میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائے ہیں۔ میں نے حقیقت میں ان لوگوں کا طریقہ چھوڑ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور جو آخرت کا انکار کرتے ہیں۔“

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ أَبَاءِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ طَمَاكَانَ  
 لَنَا أَنْ نَشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذُلِّكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا  
 وَعَلَى النَّاسِ وَلِكُنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ يَصَاحِبِي  
 السِّجْنِ ءَارْبَابُ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمْ أَرْبَابُ الْقَهَّارُ ۝  
 مَا تَعْبُدُ وْنَ مِنْ دُوْنِهِ إِلَّا أَسْمَاءَ سَمَيَتُهُ هَا أَنْتُمْ وَ  
 أَبَا وَكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَنٍ طَإِنَ الْحُكْمُ إِلَّا  
 لِلَّهِ طَأَمَرَ إِلَّا تَعْبُدُ وَإِلَّا إِيَّاهُ ذُلِّكَ الدِّينُ الْقَيْمُ وَلِكُنَّ  
 أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَصَاحِبِي السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُ كُمَا  
 فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْأُخْرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ  
 مِنْ رَأْسِهِ طَقْضَى الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِينَ ۝ وَقَالَ  
 لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ تَاجٌ مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ زَفَانِسُهُ  
 الشَّيْطَنُ ذَكْرَرِبِهِ فَلَيَشَ فِي السِّجْنِ بِضُعَ سِنِينَ ۝  
 وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي آسِرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَا كُلُّهُنَّ  
 سَبْعَ عَجَافٍ وَسَبْعَ سُنْبُلَتٍ خُضْرٍ وَأُخْرَ يُسْتَ طَيَا يَهَا  
 الْمَلَأُ أَفْتُورُنِي فِي رُءُيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءُءِ يَا تَعْبُرُونَ ۝

(۳۸) میں نے اپنے بزرگوں (حضرت) ابراہیم<sup>۳</sup>، (حضرت) اسحق<sup>۳</sup> اور (حضرت) یعقوب<sup>۳</sup> کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہمارے لیے درست نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ ہم پر اور تمام انسانوں پر اللہ کا فضل ہے۔ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

(۳۹) اے قید خانہ کے ساتھیو! الگ الگ کئی معبد بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ تعالیٰ جو سب پر غالب ہے؟

(۴۰) اسے چھوڑ کر تم جن کی پوجا کر رہے ہو، وہ صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بزرگوں باپ دادا نے گھٹ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت مت کرو۔ یہی سیدھا دین ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۴۱) اے قید خانہ کے ساتھیو! تم میں ایک تو (بری ہو کر) اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا۔ رہا دوسرا، تو اسے سوپی پر چڑھا دیا جائے گا اور اس کا سر پر ندے (نوچ نوچ کر) کھائیں گے۔ جس معاملہ کے بارے میں تم دونوں پوچھ رہے تھے، اس کا (اسی طرح) فیصلہ ہو چکا ہے۔“

(۴۲) پھر ان دونوں میں سے جس کے متعلق گمان تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا، اس سے (حضرت یوسف<sup>۳</sup> نے) کہا: ”اپنے آقا سے میرا ذکر کرنا!“ مگر شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا۔ اور وہ (حضرت یوسف<sup>۳</sup>) کئی سال قید خانے میں قید رہے۔

## رکوع (۶) بادشاہ کا پریشان کرنے والا خواب اور حضرت یوسف<sup>۳</sup> کی تعبیر

(۴۳) (ایک دن) بادشاہ نے کہا: ”میں (خواب میں) دیکھ رہا ہوں کہ سات موئی گائیں ہیں، جن کو سات دُبّلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور (اناج کی) سات بالیں ہری بھری ہیں اور دوسری (سات) خشک۔ اے دربار والو! مجھے میرے خواب کا مطلب بتاؤ، اگر تم خوابوں کی تعبیر کر سکتے ہو!“

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَلْمٍ<sup>٣٣</sup>  
 وَقَالَ الَّذِي نَجَاهُ مِنْهُمَا وَأَدَّكَرَ بَعْدًا أُمَّةٍ أَنَا أُنْبِئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ  
 فَارْسَلُونِ<sup>٣٤</sup> يُوسُفُ إِلَيْهَا الصِّدِّيقُ أَفْتَنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ  
 سِمَاءً يَا كُلُّهُنَّ سَبْعَ عِجَافٍ وَسَبْعَ سُبْلٍ خُضْرٌ وَأُخْرَ  
 يُدِسْتِ لَعَلَى آرْجُعٍ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ<sup>٣٥</sup> قَالَ تَزَرَّعُونَ  
 سَبْعَ سِنِينَ دَأْبًا فَهَا حَصَدٌ ثُمَّ فَدَرْوَةٌ فِي سُبْلِهِ إِلَّا قَلِيلًا  
 مِمَّا تَأْكُلُونَ<sup>٣٦</sup> ثُمَّ يَا تِيْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعَ شِدَادًا كُلُّ مَا  
 قَدْ مُتَمَّلِّهِنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ<sup>٣٧</sup> ثُمَّ يَا تِيْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ  
 عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ<sup>٣٨</sup> وَقَالَ الْمَلِكُ أَئْتُونِي  
 بِهِ حَلَّمَتْ جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ آرْجُعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَأَلُهُ مَا بَأْتُ  
 السِّوَّةَ الْتِي قَطَعْنَ أَيْدِيهِنَّ إِنَّ رَبِّيْ إِكْيُودِهِنَّ عَلِيمٌ<sup>٣٩</sup>  
 قَالَ مَا خَطَبُكُنَّ إِذَا وَدْتُمْ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلُّنَ حَاشَ اللَّهُ  
 مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَالَتِ امْرَأُتُ الْعَرِيزِ الْأُنَّ حَصْحَصَ الْحَقِيقَ  
 أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لِمَنِ الصِّدِّيقِينَ<sup>٤٠</sup> ذَلِكَ لِيَعْلَمَ  
 أَنِّي لَمْ أَخْنُهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ<sup>٤١</sup>

(۳۴) انہوں نے کہا: ”(یہ تو) پریشان کرنے والے خیال ہیں۔ اور ہمیں خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں ہے۔“

(۳۵) اُن دو (قید یوں) میں سے اس نے جو رہا ہو گیا تھا اور اسے لمبی مدت کے بعد یاد آیا۔ کہا: ”میں تمہیں اس کی تاویل بتائے دیتا ہوں۔ ذرا مجھے بھیج دیجیے (حضرت یوسفؑ کے پاس قید خانہ میں)۔“

(۳۶) (اُس نے قید خانے جا کر کہا): ”یوسفؑ، اے راستباز! ہمیں اس کا مطلب سمجھاؤ کہ سات مولیٰ گا سعیں جنمیں سات دُبّی گا سعیں کھارہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سوکھی۔ تاکہ میں اُن لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں، تاکہ انہیں بھی معلوم ہو جائے۔“

(۳۷) (حضرت یوسفؑ نے) کہا: ”تم سات برس تک لگا تاریخی باڑی کرو گے۔ پھر جو فصل تم کا ٹو اُس کو بالوں ہی میں رہنے دینا، سوائے تھوڑے سے حصہ کے جو تمہارے کھانے کے کام آئے۔“

(۳۸) پھر اس کے بعد سات (برس) بہت سخت آئیں گے جن میں وہ (ذخیرہ) کھایا جائے گا جو تم نے اُن کے لیے جمع کر کھا ہوگا۔ سوائے اُس تھوڑے سے کے جو تم حفاظت سے رکھو گے۔ (۳۹) پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کے لیے خوب بارش ہوگی۔ اور وہ (چپلوں کا رس) نچوڑا کریں گے۔“

### رکوع (۷) شاہی دربار میں حضرت یوسفؑ کی بے گناہی ثابت ہو گئی

(۵۰) بادشاہ نے حکم دیا ”اے میرے پاس لاو!“ مگر جب ان کے پاس قاصد پہنچا تو انہوں نے کہا: ”اپنے بادشاہ کے پاس واپس چلے جاؤ اور اس سے پوچھو کہ اُن عورتوں کا کیا معاملہ ہے، جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟ میرا پروردگار تو ان کی مکاری سے یقیناً خوب واقف ہے۔“

(۵۱) (اس پر بادشاہ نے اُن عورتوں سے) دریافت کیا: ”تمہارا معاملہ کیا ہے، جب تم نے یوسفؑ سے اپنے مطلب کی خواہش کی تھی؟“ انہوں نے جواب دیا: ”ہائے اللہ! ہم نے تو اُس میں ذرا بھی براہی نہیں پائی۔“ سردار کی بیوی (بھی) بول اٹھی: ”اب تو سچی بات ظاہر ہوئی گئی ہے۔ میں نے ہی اُسے ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ بیشک وہ بالکل سچا ہے!“

(۵۲) (حضرت یوسفؑ نے کہا کہ) ”اس سے (میری غرض) تھی کہ وہ (سردار) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کے ساتھ خیانت نہیں کی تھی۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کا فریب چلنے نہیں دیتا۔“